عورت کا چہرے کے بالوں کو صاف کروانا

مجیب: ابومحمد محمد سرفراز اختر عطاری
مصدق: مفتی فضیل رضا عطاری
فتوی نمبر: 87
تاریخ اجراء: 02 رمضان المبارک 1437ھ/08 جون 2016ء

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

کیافرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت کے چہرے پر اگر بال آگئے ہوں، تو کیا وہ اپنے چہرے کی تھریڈنگ یعنی چہرے کے بال صاف کرواسکتی ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کے چہرے پر اگر بال آگئے ہوں، تو عام حالت میں اس کے لئے یہ بال صاف کرانا مباح و جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں اور یہ کام اگر شوہر کے لئے زینت کی نیت سے ہو تو جائز ہونے کے ساتھ ساتھ مستحب بھی ہے، کیونکہ عورت کو شوہر کے لئے زینت اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور چہرے پر بالوں کا ہونا شوہر کے لئے باعث نفرت و وحشت اور خلاف زینت ہے۔

البتہ ابرو بنوانا اس حکم سے مستثنی ہے کہ صرف خوبصورتی و زینت کے لئے ابرو کے بال نوچنا اور اسے بنوانا، ناجائز ہے، حدیث پاک میں ابرو بنوانے والی عورت کے بارے میں لعنت آئی ہے، لہذا آجکل عورتوں میں ابرو بنوانے کا جو رواج چل پڑا ہے، یہ ناجائز ہے، اس سے ان کو باز آنا چاہیے، ہاں اس میں جواز کی ایک صورت یہ ہے کہ ابرو کے بال بہت زیادہ بڑھ چکے ہوں، بھدے (برے) معلوم ہوتے ہوں تو صرف ان بڑھے ہوئے بالوں کو تراش کرا اتنا چھوٹا کر سکتے ہیں کہ بھدا پن دور ہو جائے، اس میں حرج نہیں۔

صحیح مسلم میں ہے: "عن عبداللہ قال: لعن اللہ الواشمات والمستوشمات والنامصات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغيرات خلق اللہ" حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالی کی لعنت ہے گودنے والیوں پر اور گودوانے والیوں پر اور بال اکھیڑنے والیوں پر اور اکھڑوانے والیوں

پر اور حسن کے لئے کھڑکیاں کرانے والیوں پر جو اللہ کی خلقت کو بدلنے والیاں ہیں۔(صحیح المسلم، ج2، ص205، مطبوعہ کراچی)

مذکورہ بالا حدیث پاک کے الفاظ "بال اکھیڑنے والیاں" کی وضاحت کرتے ہوئے صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”یعنی جو عورت بھوؤں کے بال نوچ کر ابرو کو خوبصورت بناتی ہے اس پر لعنت ہے۔“ (بہار شریعت، ج3، ص595، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ردالمحتار میں ہے: ”فلو كان في وجهها شعر ينفر زوجها عنها بسببه ففي تحريم ازالته بعد لأن الزينة للنساء مطلوبة للتحسين (الى ان قال) اذا نبت للمرأة لحية أو شوارب فلا تحرم ازالته بل تستحب .وفي التاترخانية عن المضمرات: ولا بأس بأخذ الحاجبين و شعر وجهه مالم يشبه المخنث اه.

ملخصا“ اگر عورت کے چہرے پر بال ہوں تو اس کے سبب سے شوہر کو بیوی سے نفرت ہوگی لہذا بالوں کے دور کرنے کو حرام قرار دینے میں دوری ہے کیونکہ عورتوں کے لئے زینت، خوبصورتی کے لئے مطلوب (طلب کی گئی) ہے (یہاں تک کہ مزید فرمایا) جب عورت کی داڑھی یا مونچھیں نکل آئیں تو ان کو دور کرنا حرام نہیں بلکہ مستحب ہے۔ اور تاتر خانیہ میں مضمرات سے ہے: اور دونوں ابرو اور چہرے کے بال لینے (کاٹنے) میں کوئی حرج نہیں جب تک ہیجڑے سے مشابہت نہ ہو۔(ردالمحتار، ج9، ص615، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: ”عورت کو داڑھی یا مونچھ کے بال نکل آئیں تو ان کا نوچنا جائز بلکہ مستحب ہے کہ کہیں اس کے شوہر کو اس سے نفرت نہ پیدا ہو۔“ (بہار شریعت، ج3، ص449، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بہار شریعت میں ہے: ”گودنے والی اور گودوانے والی یا ریتی سے دانت ریت کر خوبصورت کرنے والی یا دوسری عورت کے دانت ریتنے والی یا موچنے (بال اکھاڑنے کے آلہ) سے ابرو کے بالوں کو نوچ کر خوبصورت بنانے والی اور جس نے دوسری کے بال نوچے ان سب پر حدیث میں لعنت آئی ہے۔“ (بہار شریعت، ج3، ص596، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net